

## 947-کفار کو انکے تواروں میں مبارکباد دینا

سوال

کفار کو انکے تواروں میں مبارکباد دینے کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

سب علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کرسمس یا کفار کے دیگر مذہبی تواروں پر مبارکباد دینا حرام ہے، جیسے کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "احکام اہل الذمة" میں نقل کیا ہے، آپ کہتے ہیں:

"کفریہ شعائر پر تہذیت دینا حرام ہے، اور اس پر سب کا اتفاق ہے، مثال کے طور پر انکے تواروں اور روزوں کے بارے میں مبارکباد دینے ہوتے کہنا: "آپکو عید مبارک ہو" یا کہنا "اس عید پر آپ خوش رہیں" وغیرہ، اس طرح کی مبارکباد یعنی سے کہنے والا کفر سے تو نجات ہوتے ہے لیکن یہ کام حرام ضرور ہے، بالکل اسی طرح حرام ہے جیسے صلیب کو سجدہ کرنے پر اسے مبارکباد دی جائے، بلکہ یہ اللہ کے ہاں شراب نوشی، قتل اور زنا وغیرہ سے بھی بڑا گناہ ہے، بست سے ایسے لوگ جن کے ہاں دین کی کوئی وقت ہی نہیں ہے ان کے ہاں اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں، اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنا برکام کر رہا ہے، چنانچہ جس شخص نے بھی کسی کو گناہ، بدعت، یا کفریہ کام پر مبارکباد دی وہ یقیناً اللہ کی نارِ حشی مول لے رہا ہے" ابن قیم رحمہ اللہ کی گفتوگو مکمل ہوئی۔

چنانچہ کفار کو انکے مذہبی تواروں میں مبارکباد دینا حرام ہے، اور حرمت کی شدت ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کر دی ہے، - حرام اس لئے ہے کہ - اس میں انکے کفریہ اعمال کا اقرار شامل ہے، اور کفار کیلئے اس عمل پر اظہار رضا مندی بھی، اگرچہ مبارکباد یعنی والا اس کفریہ کام کو اپنے لئے جائز نہیں سمجھتا، لیکن پھر بھی ایک مسلمان کیلئے حرام ہے کہ وہ کفریہ شعائر پر اظہار رضا مندی کرے یا کسی کو ان کاموں پر مبارکباد دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے اس عمل کو قطعی طور پر پسند نہیں کیا، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

**(إِنَّكُمْ لَمَنْفَرُوا إِنَّ اللَّهَ عَنِ الْحُكْمِ دَلِيلٌ وَالرَّاضِيُّونَ لِلَّهِ وَالْمُرْضِيُّونَ لِنَحْنُ)**

ترجمہ: اگر تم کفر کرو تو بیک اللہ تعالیٰ تمہارا محتاج نہیں، اور (حقیقت یہ ہے کہ) وہ اپنے بندوں کیلئے کفر پسند نہیں کرتا، اور اگر تم اسکا شکردا کرو تو یہ تمہارے لئے اس کے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔

اسی طرح فرمایا:

**(إِلَيْكُمْ أَنْكِلَتْ الْحُكْمُ دَلِيلٌ وَأَتَمَّتْ عَلَيْكُمْ نُعْمَى وَرَضِيتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ دِينًا).**

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کر دیں، اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر دیا۔

لہذا کفار کو مبارکباد دینا حرام ہے، چاہے کوئی آپکا ملازمت کا ساتھی ہو یا کوئی اور۔

اور اگر وہ ہمیں اپنے تواروں پر مبارکباد دیں تو ہم اسکا جواب نہیں دینگے، کیونکہ یہ ہمارے تواروں نہیں ہیں، اور اس لئے بھی کہ ان تواروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، کیونکہ یا تو یہ تواروں کے مذہب میں خود ساختہ میں یا پھر انکے دین میں تو شامل میں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری مخلوق کیلئے مازل ہونے والے اسلام نے انکی حیثیت کو منسوخ کر دیا ہے، اور اسی بارے میں فرمایا:

{وَمَنْ يُنْهِي عَنِ الْإِسْلَامِ مِنْهُ فَلَنْ يَقْبَلْ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ}.

ترجمہ: اور جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین ملاش کریگا؛ اسے کسی صورت میں قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

چنانچہ ایک مسلمان کلیئے اس قسم کی تقاریب پر انکی دعوت قبول کرنا حرام ہے، کیونکہ انکی تقریب میں شامل ہونا انہیں مبارکباد دینے سے بھی بُرگانہ ہے۔

اسی طرح مسلمانوں کیلئے یہ بھی حرام ہے کہ وہ ان تواروں پر کفار سے مشابہت کرتے ہوئے تقاریب کا اہتمام کریں، یا تھائٹ کا تبادلہ کریں، یا مٹھائیاں تقسیم کریں، یا کھانے کی ڈشیں بنائیں، یا عام تعطیل کا اہتمام کریں، کیونکہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو جس قوم کی مشابہت اختیار کر گا وہ اُنہی میں سے ہے)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اہبی کتاب (افتقاء الصراط سستقیم، مخالفۃ أصحاب المجمیع) میں کہتے ہیں :

اکفار کے چند ایک تواروں میں ہی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے انکے باطل پر ہوتے ہوئے بھی دلوں میں مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے، اور بسا اوقات ہو ستا ہے کہ اسکی وجہ سے انکے دل میں فرصت سے فائدہ اٹھانے اور کمزور ایمان لوگوں کو چھلانے کا موقع مل جائے "انتہی

مذکورہ بالا کاموں میں سے جس نے بھی کوئی کام کیا وہ لگاہ گارہ ہے، چاہے اس نے مجالت کرتے ہوئے، یادی محبت کی وجہ سے، یا حیاء کرتے ہوئے یا کسی بھی سبب سے کیا ہو، اسکے لگاہ گارہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دین الٰہ کے بارے میں بلا وجوہ نرمی سے کام پیا ہے، جو کہ کفار کیلئے نفسیاتی قوت اور دینی فخر کا باعث بنا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کی اپنے دین کی وجہ سے عزت افرانی فرمائے، اور انہیں اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے، اور انہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا فرمائے، بیشک وہ طاقتوار غائب ہے۔

(مجموع فتاویٰ و رسائل شیخ ابن عثیمین 369/3).